شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن

رمضان المبارک اور عید الفطر کے انوار و تجلیات

از قلم: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان کا مقصد کیا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) محمد (ﷺ) اللہ کے (آخری) رسول ہیں

درودِ خواجگیہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدَ الۡاَنۡبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ وَالۡاَوۡلِیَاءِ وَالصَّالِحِیۡنَ

ترجمہ! اے تمام انبیاء کرام کے سردار اور تمام انبیاء کرام پر مُہر (یعنی آخری نبی)
آپ ﷺ پر درود اور سلام ہو اور تمام انبیاء کرام پر اور آپ ﷺ کی تمام
آل پر اور آپ ﷺ کے تمام صحابہ کرام پر اور اولیاء کرام اور نیک لوگوں پر

از قلم: صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

کتاب :۔ رمضان المبارک اور عید کے انوار و تجلیات

از قلم :۔ صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

بار اول تا بار چودہ :۔ اکتوبر 2003ء تا جون 2017ء

تعداد :۔ 57000 ستاون ہزار

بار پندرہ :۔ مئی 2018ء تعداد :۔ 5000 پانچ ہزار

بار سولہ :۔ مئی 2018ء تعداد :۔ 5000 پانچ ہزار

بار سترہ :۔ اپریل 2019ء تعداد :۔ 10000 دس ہزار

بار اٹھارہ :۔ مارچ 2021ء تعداد :۔ 10000 دس ہزار

ہدیہ :۔ 25 روپے

ناشر : تنظیم حرمتِ اولیاء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

مزارِ پرانوار خواجہ جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

حق ولی دربار موہلنوال ملتان روڈ لاہور

www.HaqWaliSarkar.com

آیاتِ مبارکہ

1 اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے رسول! ہم نے تمہیں سب لوگوں کیلئے رسول بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ (سورۃ النساء۔ آیت 79)۔ 2 اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو کہ وہ تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے تو اس نے بڑی کامیابی پائی (سورۃ الاحزاب۔ آیت 70،71)۔ 3 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال شفیق اور مہربان ہیں (سورۃ التوبۃ۔ آیت 128)۔ 4 بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے ایک (عظمت والا) رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں (قرآنِ مجید) تلاوت فرماتا ہے اور انہیں (ظاہری اور باطنی طور پر) پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ضرور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (سورۃ آل عمران۔ آیت 164)۔ 5 اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور تم کو خبر نہ ہو۔ بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس، (یہ) وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیے ہیں، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے (سورۃ الحجرات۔ آیت 1 تا 3)۔ 6 جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب

سخت ہے(سورۃ الحشر۔آیت 7)۔ 7 اور جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا کہنا مانتے ہیں وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں، نیکوکاروں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں، یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے (سورۃ النساء۔آیت 69،70)۔ 8 بے شک ایمان والے فلاح پاگئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (سورۃ المومنون۔آیت 20)۔ 9 اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے(سورۃ البقرۃ۔آیت 208)۔ 10 اس کے اولیاء تو متقین ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں (سورۃ الانفال۔آیت 34)۔ 11 کیا مومنوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے جھک جائیں (سورۃ الحدید۔آیت 16)۔ 12 اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں (سورۃ المنٰفقون۔آیت 9)۔ 13 اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (سورۃ حٰمٓ السجدۃ۔آیت 33)۔ 14 تم ہرگز نیکی نہ پا سکو گے جب تک اللہ کی راہ میں اس میں سے خرچ نہ کرو جس سے تم محبت رکھتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو تو وہ اللہ کو معلوم ہے (سورۃ اٰل عمران۔آیت 92)۔ 15 بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے (سورۃ النور۔آیت 19)۔ 16 اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے(سورۃ البقرۃ۔آیت 195)۔

احادیثِ مبارکہ

1 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (مسلم)۔ 2 اللہ سبحانہ تقدس صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ سبحانہ تقدس کی رضامندی مقصود ہو (نسائی، طبرانی)۔ 3 میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں (متفق علیہ)۔ 4 بے شک اللہ سبحانہ تقدس کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئیں (بخاری)۔ 5 میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کیلئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آگ سے بچنے کیلئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرتے جاتے ہو (مسلم)۔ 6 تم اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک میں تمہیں تمہارے مال، جان، اولاد اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔ 7 زمین و آسمان کے درمیان کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے جو یہ نہ جانتی ہو کہ میں اللہ سبحانہ تقدس کا نبی ہوں البتہ انسان اور جنات کفر کرتے ہیں (بیہقی)۔

8 یا الٰہی! جو برکتیں تو نے مکہ مکرمہ میں دی ہیں اس سے دوگنی برکتیں مدینہ منورہ میں دے (متفق علیہ)۔ 9 جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے (بیہقی)۔ 10 نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجے بڑھ کر ہے (بہارِ شریعت)۔ 11 جو زکوٰۃ نہ دے اسکی نماز بھی قبول نہ ہوگی

(طبرانی)۔ 12 جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ سبحانہ تقدس اسے قحط میں مبتلا کردے گا (طبرانی)۔ 13 میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے میرا انکار کیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ ہی میرا منکر ہے (بخاری)۔ 14 جو میری سنت سے محبت رکھے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)۔ 15 تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی اتباع لازم ہے، اس پر عمل کرو اور ان کے طریقے کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑلو (ترمذی)۔ 16 میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے (مشکوٰۃ)۔ 17 ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پر کسی کو فضیلت مت دو کہ وہ دنیا اور آخرت میں تم سب سے بڑھ کر افضل ہے۔ 18 میری اُمت پر واجب ہے کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کا شکر ادا کرتی رہے اور اُن سے محبت کرے۔ 19 (مال) خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ سبحانہ تقدس شمار کرکے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ سبحانہ تقدس بھی تجھ پر بند کردے گا۔ کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو (متفق علیہ)۔ 20 جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو پہنائے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے جنت کے سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھلائے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پلائے تو اللہ سبحانہ تقدس اسے مہر والی پاک وصاف شراب پلائے گا (ابوداؤد، ترمذی)۔ 21 جس کے سینے میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے (ترمذی، دارمی)۔ 22 اللہ سبحانہ تقدس سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ سبحانہ تقدس غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا (ترمذی)۔ 23 قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یا تو اچھی بات کا حکم کروگے اور بری بات سے

www.HaqWaliSarkar.com

منع کرو گے یا اللہ سبحانہ تقدس تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہو گی (ترمذی)۔ 24 اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ رکھتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر کرے تو میں بھی خفیہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں (متفق علیہ)۔ 25 جس شخص نے اللہ سبحانہ تقدس کا ذکر کیا اور پھر خوفِ الٰہی کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے اس قدر اشک رواں ہوئے کہ وہ زمین تک پہنچ گئے تو اسے روزِ قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا (طبرانی)۔ 26 اس کیلئے بہت خوبیاں ہیں جو اپنے نامۂ اعمال میں استغفار بہت زیادہ پائے (ابنِ ماجہ)۔ 27 گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو (ابنِ ماجہ)۔ 28 جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و خیال میں بھی نہ ہو (ابو داؤد)۔

29 سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی)۔ 30 جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان کی چیزوں (یعنی زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری)۔ 31

عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بی بی کہ اس کی نماز، روزے، صدقات کی فراوانی کا چرچا ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے ستاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ آگ میں ہے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ فلاں عورت کہ اس کی نماز، صدقات، روزے کی کمی کا ذکر ہوتا ہے اور وہ تو پنیر کے چند ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ جنتی ہے (احمد، بیہقی)۔

رمضان المبارک

اللہ سبحانہ تقدس کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے پھر رمضان المبارک کا نورانی مہینہ دیکھنے کی سعادت نصیب فرمائی اور کروڑوں درود و سلام سرور عالم، امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ پر جن کے صدقے رب کی رحمتیں ہمیں عطا ہوئی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔

جو مسلمان خلوصِ نیت سے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لئے رمضان کے مہینے میں روزے رکھتا ہے اور حرام چیزوں اور گناہوں سے بچتے ہوئے توبہ کر کے مغفرت طلب کرتا ہے وہ خوش قسمت ہے کہ اللہ سبحانہ تقدس اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس پر بے حد انعام و اکرام اور رحمتیں فرماتا ہے۔

آیتِ مبارکہ

قرآنِ مجید میں اللہ سبحانہ تقدس ارشاد فرماتا ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (سورۃ البقرۃ-آیت183)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار بنو۔

احادیثِ مبارکہ

1 جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ایک اور روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر

دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)۔

2 جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک کا نام بابُ الرّیان ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے (بخاری و مسلم)۔

3 جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصولِ اجر کے لئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کے حصول کیلئے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اسی طرح جو ایمان اور حصولِ اجر کیلئے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)۔

4 یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت کا درمیانی حصہ مغفرت کا اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے آزادی کا ہے (مشکوٰۃ)۔

5 جو شخص ایک دن اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لئے روزہ رکھتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اس بندے کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے (بخاری و مسلم)۔

6 ہر شے کے لئے زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے (ابنِ ماجہ)۔

7 رمضان میں ذکر کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اس مہینے میں اللہ سبحانہ تقدس سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔

8 جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور اللہ سبحانہ تقدس کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس لاکھ (گناہگاروں) کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کئے ان کے برابر اس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے (بہارِ شریعت)

9 اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان المبارک کیا چیز ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو (بہارِ شریعت)۔

10 روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی (بیہقی)۔

11 روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ سبحانہ تقدس کے ہاں مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ نہ بری بات کہے، نہ شور مچائے اور اگر کوئی اس سے گالی گلوچ یا جنگ (یا لڑائی) کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (متفق علیہ)۔

12 جو روزہ کی حالت میں بھول جائے اور کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کہ اسے اس کے اللہ نے کھلایا پلایا ہے (یعنی اس کا روزہ نہیں ٹوٹا) (متفق علیہ)۔

13 روزہ اور قرآن بندے کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے اسے کھانے اور خواہشوں سے دن میں روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما (طبرانی)۔

14 جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے بچا تو جو وہ پہلے کر چکا ہے اس کا کفارہ ہو گیا (بیہقی)۔

15 آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے لیکن اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا (متفق علیہ)۔

16 روزہ سپر ہے اور دوزخ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ (بیہقی)۔

17 جس نے اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ سبحانہ تقدس اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا جیسے کوّا کہ جب بچہ تھا، اس وقت سے اُڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا (بیہقی)۔

18 ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمایئے؟ فرمایا روزہ کولازم کرلواس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ یہ بات تین بار عرض کی گئی اور تینوں دفعہ یہی ارشاد فرمایا (نسائی)۔

19 جس پر قے نے غلبہ کیا اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ کی قضا ہے (ترمذی، ابنِ ماجہ)۔

20 ایک شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری آنکھ میں مرض ہے۔ کیا روزہ کی حالت میں سرمہ لگالوں؟ فرمایا کہ ہاں (ترمذی)۔

21 تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں۔ پچھنا، قے اور احتلام (ترمذی)۔

اس مہینے میں اجر وثواب

رمضان المبارک کے مہینے میں اعمال کا اجر بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اس میں فرض کے ادا کرنے کا ثواب دوسرے مہینے کے ستر فرضوں کے برابر ثواب رکھتا ہے اور نفل کے ادا کرنے کا ثواب دوسرے مہینے کے فرض کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد مبارکہ ہے کہ

جو کوئی اس مہینے میں نوافل کے ساتھ تقرب چاہے تو گویا اس نے رمضان کے علاوہ فرض ادا کیا اور جو کوئی اس مہینے میں فرض ادا کرے گویا اس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں ستر فرض ادا کیئے (مشکوٰۃ)۔

اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ ذکر وفکر اور عبادات کریں۔ اس کے علاوہ صدقات، خیرات کا خاص اہتمام کریں۔ ذکر کی محافل، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی میں اوقات گزارنے کی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ فیوض وبرکات حاصل کریں۔

www.HaqWaliSarkar.com

مکہ مکرمہ میں رمضان المبارک

اگر کسی مسلمان کو مکہ مکرمہ میں رمضان المبارک گزارنے کی سعادت نصیب ہو جائے تو یہ بہت کرم کی بات ہے اور اس کا اجر و ثواب بے حد زیادہ ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد مبارکہ ہے کہ

جس نے مکہ شریف میں ماہِ رمضان المبارک پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا ہو سکا قیام کیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب عطا فرمائے گا اور ہر دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا (ابنِ ماجہ)۔

سحری

سحری کرنا سنت ہے اگرچہ معمولی چیز سے ہی کیوں نہ کر لی جائے اور آخری وقت میں کرنا زیادہ بہتر ہے۔ گو کہ سحری کے بغیر بھی روزہ ہو جاتا ہے مگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرنے کے لئے اگر بھوک نہ بھی ہو پھر بھی کچھ نہ کچھ ضرور کھا پی لینا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے (بخاری و مسلم)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

سحری تمام کی تمام برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لو کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ سبحانہ تقدس اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں (احمد)۔

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد مبارکہ ہے کہ

ہمارے اور اہلِ کتاب کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (مسلم)۔

اگر سحری کے وقت کھجوریں بھی کھالی جائیں تو یہ بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ارشاد مبارکہ ہے کہ

مومن کی اچھی سحری کھجور (یا چھوہارا) ہے (ابوداؤد)۔

سحری کی دعا

سحری کے وقت جب کھانا پینا مکمل کرلیں تو اس کے بعد یہ دعا (نیت) کریں۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ٥

ترجمہ:۔ میں نے رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی۔

افطاری

جب افطاری کا وقت ہو جائے تو روزہ افطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارکہ ہے کہ

ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے (بخاری)۔

ایک اور حدیث پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملنے کے وقت (متفق علیہ)۔

اور ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ

تین چیزوں کو اللہ سبحانہ تقدس محبوب رکھتا ہے۔ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا (طبرانی)۔

روزہ افطار کرنے کے لئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کھجور سے افطار کیا جائے، بہتر ہے کہ تازہ کھجور ہو اور اگر نہ ہو تو خشک کھجوریں استعمال کریں، اگر وہ بھی

میسر نہ آئیں تو پانی سے روزہ افطار کریں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے (خشک کھجور) سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر وہ نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے (ترمذی)۔

افطاری کے بعد کی دعا

روزہ دار جب افطاری کرے تو افطار کے وقت اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں دعائیں بھی کرے کہ یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی۔

پھر جب افطاری کا وقت ہو تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر کھجور یا پانی یا کسی اور چیز سے روزہ افطار کرے اور پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ لَکَ صُمۡتُ وَبِکَ اٰمَنۡتُ وَعَلَیۡکَ تَوَکَّلۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِکَ اَفۡطَرۡتُ ۝

ترجمہ:۔ اے اللہ سبحانہ تقدس! میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا۔

افطاری کرانے کا ثواب

ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ دوسروں کا روزہ بھی افطار کرائے کہ جتنے لوگوں کا بھی روزہ افطار کرائے گا اتنے ہی لوگوں کے روزوں کے برابر ثواب عطا فرمایا جائے گا اور جس کا روزہ افطار کرایا ہوگا اس کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی۔ اگر اس کی توفیق نہ ہو کہ آپ کسی کو کھانا کھلا سکیں تو چاہے ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے بھی روزہ افطار کرا دیں تو ثواب

www.HaqWaliSarkar.com

مل جائے گا۔حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

جو روزہ دار کو روزہ افطار کرائے یا غازی کو سامان دے تو اس کو انہی کی طرح ثواب ملے گا (بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرانا گناہوں سے مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کرانے کا سبب ہے اور روزہ افطار کروانے والے کو روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں ہر شخص روزہ دار کو افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی یا کھجور سے افطار کرادے گا اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا تو اس کو میرے حوض سے سیراب فرمایا جائے گا کہ پھر وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاس محسوس نہیں کرے گا (مشکوٰۃ)۔

پس جو شخص کسی مسلمان کو روزہ افطار کراتا ہے تو اس کے روزہ کا ثواب بھی پاتا ہے اور گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے بچنے کا ذریعہ بھی ہے اور اس شخص کے لئے تو فرشتے بھی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں کہ حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

جس نے حلال کھانے یا پانی سے کسی شخص کو روزہ افطار کرایا تو فرشتے ماہ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جبرائیل شبِ قدر میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں (طبرانی)۔

ثواب کمانے کا طریقہ

ثواب حاصل کرنے کا بہترین اور آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں

www.HaqWaliSarkar.com

کو کھجوریں تحفہ میں دیں، چونکہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتِ مطہرہ کھجور سے روزہ افطار کرنے کی ہے اس لئے ہر مسلمان کی بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کھجور سے روزہ افطار کرے۔ اگر وہ آپ کی تحفہ دی ہوئی کھجوروں سے روزہ افطار کرے گا تو آپ کو بھی اس کے روزہ افطار کرنے کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح جتنے لوگ آپ کی دی ہوئی کھجوروں سے روزہ افطار کریں گے اتنے ہی روزوں کا ثواب آپ کو عطا کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ آپ بھی کوشش کریں کہ اپنی لائی ہوئی کھجوروں کی بجائے دوسرں کی دی ہوئی کھجوروں سے روزہ افطار کر کے اپنے مسلمان بھائی کو ثواب پہنچائیں۔ اگر کسی کو کہیں سے بہت کم کھجوریں تحفہ میں ملی ہوں تو وہ یوں کر سکتا ہے کہ انہیں چند دن میں کھا کر ختم نہ کر لے بلکہ اپنے مسلمان بھائی کی دی ہوئی کھجور سے روزہ افطار کر لے اور بعد میں اپنی لائی ہوئی کھجوریں کھا لے کیونکہ ثواب تو اس کھجور پر ہے جس سے روزہ افطار کیا ہو۔ یوں خود بھی ڈھیروں روزوں کا ثواب کمائیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی ثواب پہنچائیں۔

یہ تو زیادہ سے زیادہ روزے افطار کرانے کا طریقہ ہے کیونکہ بہت زیادہ افراد کو کھانا کھلانا استطاعت سے باہر ہوگا مگر جتنی استطاعت ہو اس قدر لوگوں کو کھانا بھی کھلائیں کیونکہ اس کی بھی بے حد فضیلت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے حوض سے سیراب کیا جائے گا۔ اگر کوئی غریب مسلمان بھائی اتنی بھی استطاعت نہیں رکھتا کہ کھجوریں بھی لوگوں کو تحفہ کر سکے تو خلوصِ دل سے یہ نیت رکھے کہ مجھے اللہ سبحانہ تقدس مال دیتا تو میں ضرور لوگوں کو افطار کرواتا، کھانا کھلاتا اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا کیونکہ اگر نیت سچی ہو تو اللہ سبحانہ تقدس اس پر بھی عمل کرنے کا اجر عطا فرما دیتا ہے۔ اس لئے صاحبِ استطاعت بھی یہ نیت رکھے کہ جتنا میں نے خرچ کیا اللہ سبحانہ تقدس مجھے توفیق دے تو میں اس سے بھی زیادہ خرچ کروں گا۔ اللہ سبحانہ تقدس ہمیں ڈھیروں ثواب کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

شبِ قدر کی فضیلت

اس مہینے کی ایک بہت ہی خاص اور اہم رات ہے جس کو ''لیلۃ القدر'' کہا جاتا ہے۔ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی اگر اس رات میں عبادت کی جائے تو ہزار مہینوں کی عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ② لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ④ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔ اور آپ کیا سمجھتے ہیں (کہ) شب قدر کیا ہے؟ شب قدر (فضیلت و برکت اور اجر و ثواب میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں۔ یہ (رات) طلوع فجر تک (سراسر) سلامتی ہے (سورۃ القدر)۔

اس رات کے عطا کئے جانے کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سابقہ لوگوں کی طویل عمروں اور ان کی بہت زیادہ عبادت کے متعلق آگاہ فرمایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے مقابلے میں اپنی امت کے لوگوں کی کم عمروں کو دیکھتے ہوئے یہ خیال فرما کر پریشان ہوئے کہ میری امت کے لوگ اتنی کم عمر میں سابقہ امتوں کے برابر عمل کیسے کر سکیں گے۔ جب اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس دل میں یہ پریشانی دیکھی تو اللہ سبحانہ تقدس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے افضل و اعلیٰ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی اگر اس ایک رات میں عبادت کرے گا تو اس کو ہزار مہینوں کی عبادت کا ثواب عطا کر دیا جائے گا۔ یہ شرف صرف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو ہی عطا ہوا ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

یہ مقدس رات اللہ سبحانہ تقدس نے صرف اور صرف میری امت کو عطا فرمائی۔ سابقہ امتوں میں یہ شرف کسی کو بھی نہیں ملا۔

اس رات میں عبادت، توبہ واستغفار اور گریہ وزاری کرنے والے کو نہ صرف ہزار مہینوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے بلکہ اللہ سبحانہ تقدس اس کے سابقہ گناہوں کو بھی مٹا دیتا ہے کہ حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

جس شخص نے اجر وثواب کی امید سے شبِ قدر میں عبادت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (متفق علیہ)۔

اور جو اس بابرکت رات کے فیوض وبرکات سے محروم رہ گیا وہ بہت بڑا بدنصیب ہے اور جس پر اللہ سبحانہ تقدس کا فضل ہے اس کو ضرور اس رات کی دولتیں عطا ہوتی ہیں۔ حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

بے شک یہ مہینہ (رمضان المبارک) تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی بھلائیوں سے بدنصیب ہی محروم ہوسکتا ہے (ابنِ ماجہ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر میں جبرائیل فرشتوں کے جھرمٹ میں زمین پر اترتے ہیں اور ہر اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے بیٹھے (کسی حال میں یا کسی طریقے سے بھی) اللہ سبحانہ تقدس کو یاد کر رہا ہوتا ہے۔

شبِ قدر کون سی رات ہے

اس رات کا تعین نہیں کیا گیا مگر زیادہ کا اسی بات پر اتفاق رائے ہے کہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں 21,23,25,27 اور 29 میں سے کوئی ایک رات ہے۔ بعض

کی رائے ہے کہ ستائیسویں (27) شب لیلۃ القدر ہے۔ بہر حال ان طاق راتوں میں خوب عبادت کریں کہ لیلۃ القدر مل جائے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب قدر کی یہ نشانی ہے کہ یہ رات چمک دار اور شفاف ہوگی، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل ہوگی۔ اس رات میں نہ بادل ہوں گے نہ بارش ہوگی نہ ستارے ٹوٹیں گے جو شیاطین کو مارے جاتے ہیں اور اس رات کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے نکلے گا اور اس رات کو کتے نہیں بھونکتے۔

شبِ قدر کا خاص عمل

شبِ قدر میں عبادات وذکر واذکار کے علاوہ خصوصی طور پر اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے اور توبہ واستغفار اور گریہ وزاری کرنی چاہیے۔

مومن تو روزانہ اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں گناہوں سے معافی طلب کرتا رہتا ہے اور پھر خاص موقعوں پر تو اس کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ ہمارے مرشد پاک غوث زماں خواجۂ خواجگان قبلہ حضور خواجہ جی سرکار کا فرمان عالیشان ہے کہ

دنیا میں اگر انسان اپنے جرم کا اقرار کرلے تو اسے سزا ملے گی لیکن اللہ سبحانہ تقدس کے سامنے اپنے جرم کا اقرار کرکے معافی مانگ لے تو اللہ سبحانہ تقدس غفور الرحیم ہے وہ بندے کے گناہ معاف کردے گا۔

بس جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں اپنے جرم کا اقرار کرلے اور عجز وانکساری کے ساتھ معافی طلب کرے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کو معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ فرمائیے کہ اگر مجھے لیلۃ القدر کا پتہ چل جائے تو میں کونسی دعا مانگوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ دعا مانگ۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے اور معافی کو دوست رکھتا ہے مجھے بھی معاف فرمادے۔

شبِ قدر کے نوافل

1 چار رکعت نفل پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھیں۔ موت کی سختیوں سے آسانی ہوگی اور عذاب قبر سے محفوظ رہیں گے۔

2 دو رکعت نفل پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں۔ سلام کے بعد سات مرتبہ استغفر اللہ پڑھیں تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے آپ کے والدین پر اللہ سبحانہ تقدس کی رحمت برسنی شروع ہوجائے گی۔

3 چار رکعت نفل پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھیں۔ گناہوں سے ایسے پاک ہوجائیں گے کہ گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔

4 دو رکعت نفل پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھیں۔ اللہ سبحانہ تقدس آپ کو شبِ قدر کا ثواب عطا فرمائے گا اور ان نوافل کو اللہ سبحانہ تقدس قبول فرمائے گا اور حضرت سیّدنا ادریس علیہ السلام، حضرت سیّدنا شعیب علیہ السلام، حضرت سیّدنا ایوب علیہ السلام، حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام اور حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کا ثواب عطا فرمائے گا اور اللہ سبحانہ تقدس جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عطا فرمائے گا۔

5 چار رکعت نفل پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھیں اور پھر نماز کے بعد سجدے میں جا کر یہ پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

www.HaqWaliSarkar.com

پھراس کے بعد جو دعا بھی مانگیں گے قبول ہوگی اور اللہ سبحانہ تقدس بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا اور تمام گناہوں کو بخش دے گا (فضائل الایام والشہور)۔

تراویح

رمضان المبارک میں مساجد میں باجماعت تراویح کا اہتمام ہوتا ہے جس میں ختم قرآن بھی ہوتا ہے اور اس کی بیس رکعات ہوتی ہیں۔ اس کو محبت اور ذوق وشوق سے ادا کرنا بہت اجر وثواب کا ذریعہ ہے۔ حدیث پاک کے مطابق رمضان کی راتوں میں جو اللہ سبحانہ تقدس کی رضا کے لئے قیام کرتا (نوافل ادا کرتا) ہے اللہ سبحانہ تقدس اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَ الْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ ۝

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جو مُلک اور بادشاہت والا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور سطوت والا ہے، پاک ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا کہ نہ اس کے لئے نیند ہے، اور نہ موت ہے، وہ بے انتہا پاک ہے بے انتہا مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور رُوح کا پروردگار ہے۔ الٰہی ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے اے پناہ دینے والے اے نجات دینے والے۔

اعتکاف

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے (متفق علیہ)۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے (بیہقی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ

جو شخص اعتکاف کرتا ہے وہ شخص گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں (ابنِ ماجہ)۔

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں مردوں کے لئے مسجد میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔ جو شخص اس بات کی ہمت اور حالات رکھتا ہو اسے کوشش کرنی چاہئے کہ اعتکاف کرے کہ اس کے بہت سے فیوض و برکات ہیں۔ اعتکاف کا مطلب ہے کہ سب دنیاوی کاموں سے کٹ کر مسجد میں ٹھہرنا اور صرف اور صرف اللہ سبحانہ تقدس کے ذکر اور عبادت وغیرہ میں مشغول رہنا۔ مگر آج کل اکثر لوگوں کا اعتکاف ایسا ہوتا ہے کہ دنیاوی کام بھی ہوتے ہیں، دوست آتے ہیں اور ان سے دنیاوی باتیں اور ہنسی مذاق بھی ہوتا ہے اور موبائل پر باہر لوگوں سے اور گھر والوں سے رابطہ اور باتیں بھی جاری رہتی ہیں مگر پھر اس طرح اعتکاف کرنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس لئے چاہیے کہ اگر آپ اعتکاف کریں تو اس طریقے سے کہ جس طرح حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے کہ اعتکاف کے دوران کسی بھی قسم کی کوئی دنیاوی بات یا رابطہ نہیں ہونا چاہیے۔

ضروری بات

رمضان المبارک کے فضائل اور اجر وثواب کا ذکر ہوا مگر ہر شخص اس بات کا بھی دھیان رکھے کہ کہیں ہم اپنے رکھے ہوئے روزے کے فیوض و برکات ضائع تو نہیں کر رہے۔ روزے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم ظاہری بھوک اور پیاس کے علاوہ اپنے آپ کو برے کاموں سے بھی محفوظ رکھیں کہ حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

روزہ (صرف) اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہے بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ (کھانے پینے کے علاوہ) لغو اور بے ہودہ باتوں سے بھی بچا جائے (بہارِ شریعت)۔

اور قرآنِ مجید میں بھی اس کا مقصد یہی بیان کیا گیا ہے کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے کہ اکثر لوگ روزہ تو رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود برے اور بے ہودہ کاموں سے ذرا بھی گریز نہیں کرتے۔ انکی نظر غیر محرموں کو دیکھنے سے اور زبان فضول کلام سے باز نہیں آتی جس کی وجہ سے وہ رمضان اور روزوں کے فیوض و برکات سے محروم رہ جاتے ہیں اور سوائے بھوک پیاس اور تھکاوٹ کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

اب ذیل میں چند احادیثِ مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

1 روزہ ڈھال ہے جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی کہ کس چیز سے پھاڑے گا۔ فرمایا کہ جھوٹ اور غیبت سے (بیہقی، طبرانی)۔

2 جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ سبحانہ تقدس کو کوئی حاجت نہیں (بخاری، ترمذی)۔

3 بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کو سوائے بھوک پیاس کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے عبادت گزار ایسے ہیں جن کو سوائے تھکاوٹ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (ابنِ ماجہ، نسائی)۔

4 جس نے اس ماہ میں زنا کیا یا شراب پی تو اگلے رمضان تک اللہ سبحانہ تقدس اور تمام فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے رمضان کو پانے سے پہلے مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رمضان کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا معاملہ بھی ہے۔

5 جس نے اس ماہ میں اپنے نفس کی حفاظت کی کہ نہ تو کوئی نشہ آور شے پی اور نہ ہی کسی مومن پر بہتان لگایا اور نہ ہی اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ سبحانہ تقدس ہر رات کے بدلے میں اس کا سو حوروں سے نکاح فرمائے گا اور اس کے لئے جنت میں سونے چاندی، یاقوت اور زبرجد کا ایسا محل بنائے گا کہ اگر ساری دنیا جمع ہو جائے اور اس محل میں آ جائے تو اس محل کی اتنی جگہ گھیرے گی جتنا بکریوں کا ایک باڑہ دنیا کی جگہ گھیرتا ہے اور جس نے اس ماہ میں کوئی نشہ آور شے پی یا کسی مومن پر بہتان باندھا یا اس ماہ میں کوئی گناہ کیا تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے ایک سال کے اعمال برباد فرما دے گا۔ پس تم ماہِ رمضان (کے حق) میں کوتاہی کرنے سے ڈرو کیونکہ یہ اللہ سبحانہ تقدس کا مہینہ ہے۔ اللہ سبحانہ تقدس نے تمہارے لئے گیارہ مہینے کر دیئے کہ ان میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور لذت حاصل کرو اور اپنے لئے ایک مہینہ خاص کر لیا ہے۔ پس تم ماہِ رمضان کے معاملے میں ڈرو (مجمع الزوائد)۔

6 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور حکم فرمایا کہ جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں تم میں سے

کوئی بھی روزہ افطار نہ کرے۔لوگوں نے روزہ رکھا اور جب شام ہوئی تو صحابہ ایک ایک کر کے حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں روزے سے رہا اب مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں روزہ کھول لوں ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اجازت عطا فرما دیتے۔ایک صحابی نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میرے گھر والوں میں دو نوجوان لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں آنے سے شرماتی ہیں، انہیں روزہ کھولنے کی اجازت عطا فرمادیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا رخِ انور پھیرلیا۔انہوں نے پھر عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر رخِ انور پھیرلیا۔پھر جب تیسری مرتبہ انہوں نے عرض کیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے روزہ نہیں رکھا، وہ کیسی روزہ دار ہیں وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہی ہیں۔جاؤ ان دونوں کو حکم دو کہ اگر وہ روزہ دار ہیں تو قے کردیں۔وہ صحابی ان لڑکیوں کے پاس گئے اور انہیں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنایا۔ان دونوں نے قے کی تو قے سے خون اور چھیچھڑے نکلے۔ان صحابی نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا معاملہ عرض کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ ان کے پیٹوں میں باقی رہتا تو ان دونوں کو آگ کھاتی (کیونکہ انہوں نے غیبت کی تھی اور حدیث پاک کے مطابق جو جس کی غیبت کرتا ہے وہ اس کا گوشت کھاتا ہے)۔

وہ لوگ ان احادیث کو پڑھ کر عبرت حاصل کریں جو اس مہینے میں بھی گناہوں، جھوٹ، بہتان، غیبت اور بے حیائی کے کاموں سے باز نہیں آتے اور رمضان المبارک جیسے عظیم اور محترم مہینے کا احترام نہیں کرتے اور روزے رکھنا، افطار پارٹیاں کرنا اور عمدہ عمدہ چیزیں کھانا صرف رسم و رواج سمجھ کر زمانے کے لوگوں کے ساتھ مل کر ان کو دکھانے کے لئے کرلیتے ہیں۔جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کا خوف رکھتا ہے اور آخرت کا طلبگار رہے وہ ویسے بھی ہر برے کام

www.HaqWaliSarkar.com

سے بچنے کی کوشش کرتا ہے مگر اس مہینے میں خاص مزید کوشش کرتا ہے جس سے اس کے معاملات میں آئندہ مزید بہتری پیدا ہوتی ہے اور وہ ہر لحہ بہتر سے بہتر ہوتا جاتا ہے کیونکہ جو اس رمضان کے مہینے کا احترام کرے گا وہ رب کے بہت زیادہ انعام واکرم حاصل کرتا ہے۔

رمضان المبارک کے احترام کرنے کے ضمن میں ایک مجوسی آتش پرست کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ وہ رمضان شریف میں اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گزر رہا تھا۔اس کے بیٹے نے کوئی چیز اعلانیہ طور پر کھانا شروع کر دی۔ مجوسی نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک طمانچہ رسید کیا اور خوب ڈانٹ کر کہا کہ تجھے رمضان کے مہینے میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شرم نہیں آتی ۔لڑکے نے کہا ابا جان آپ بھی تو رمضان میں کھاتے ہیں۔ والد نے کہا کہ میں چھپ کر اپنے گھر میں کھاتا ہوں مسلمانوں کے سامنے نہیں کھاتا اور اس ماہ مبارک کی بے حرمتی نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا۔کسی نے خواب میں اسے جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو اسے بڑا تعجب ہوا۔ پوچھا کہ تم تو مجوسی تھے پھر جنت میں کیسے آ گئے؟ وہ کہنے لگا کہ میں واقعی مجوسی تھا لیکن جب موت کا وقت قریب آیا تو اللہ سبحانہ تقدس نے رمضان شریف کا احترام کرنے کی برکت سے مجھے ایمان کی دولت عطا فرما دی تھی اور اب میں رمضان شریف کا احترام کرنے کی وجہ سے جنت میں ہوں۔

تو دیکھئے کہ جب ایک آتش پرست رمضان شریف کا احترام کرنے کی وجہ سے ایمان کی دولت پا کر جنت میں چلا گیا تو اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہو کر ہم رمضان شریف کا احترام کریں گے یعنی اپنے ہاتھوں، پیروں، آنکھوں، کانوں اور زبان کو گناہوں سے بچائیں گے تو ہمیں کس قدر انعام واکرام حاصل ہوں گے۔ اللہ سبحانہ تقدس ہمیں رمضان شریف کے زیادہ سے زیادہ فیوض و برکات حاصل کرنے اور زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب والے کام کرنے کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حضور خواجہ جی حق ولی سرکار کے فرمودات عالیہ

(1) رمضان شریف مومن کے لئے موسمِ بہار ہے۔ (2) ہمیں رمضان المبارک کا استقبال کرنا چاہیے اور اس طرح کہ جیسے بہت ہی پیارا مہمان آرہا ہو۔ (3) جب رمضان شریف ختم ہوتا ہے تو عید کی رات کو اللہ سبحانہ تقدس سارے رمضان کی مزدوری کا انعام عطا فرماتے ہیں مگر افسوس کہ اسی رات لوگ شیطان کی طرف بھاگتے ہیں بلکہ اس رات اللہ سبحانہ تقدس کی طرف زیادہ متوجہ ہونا چاہیے کہ وہ انعام ملنے کی رات ہے۔ (4) جو شخص اپنی مرضی سے زندگی گزارے گا وہ ہمیشہ پچھتائے گا اور جو شخص اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقوں کے مطابق زندگی گزارے گا وہ ہمیشہ کامیاب رہے گا۔ (5) اللہ سبحانہ تقدس خوشی اور غمی کے لمحات میں انسان کا امتحان لیتے ہیں۔ خوشی کے لمحات میں دیکھتے ہیں کہ انسان بے خود ہو کر برائی کی طرف جاتا ہے یا اللہ کو یاد کرتا ہے اور غمی کے لمحات میں دیکھتے ہیں کہ شکوے شکایت کرتا ہے کہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ (6) نماز بوجھ نہیں بلکہ بہت بڑا انعام ہے۔ (7) نماز قربت کے لمحوں کی نشانی ہے اور مومن جتنی بلندی نماز سے حاصل کرتا ہے اتنی بلندی کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا۔ (8) اپنے عمل کے اندر اخلاص پیدا کریں کیونکہ اللہ سبحانہ تقدس عمل کو نہیں بلکہ اخلاص کو پسند فرماتا ہے۔ (9) عمل کریں مگر استقامت بھی لازمی ہے کہ ایک چھوٹا سا عمل بھی استقامت سے کریں تو وہ بھی اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں مقبول اور محبوب ہوجائے گا۔ (10) تبلیغِ دین بہت ضروری ہے کہ اگر نہیں کریں گے تو اعمال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوگا۔ (11) شریعت اور طریقت کی آپس میں مخالفت نہیں ہے، جو شخص پوری سوچ سمجھ نہیں رکھتا وہی ان دونوں میں مخالفت پیدا کرتا ہے۔ (12) مومن ہر وقت اللہ سبحانہ تقدس سے معافی مانگتا رہتا ہے۔

عید الفطر

جب رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ الوداع ہوتا ہے تو شوال کا چاند نظر آتا ہے اور یکم شوال عید الفطر کی رات اور دن ہوتا ہے جو کہ بہت ہی انعام و اکرام والی رات اور دن ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید عید کھیل تماشوں اور بے حیائی اور فضول خرچی کے لئے ہے مگر یہ تو رمضان المبارک میں محنت کی قبولیت اور انعام و اکرام ملنے کی خوشی کا دن ہے۔ جب شوال یعنی عید کا چاند نظر آتا ہے تو اس رات کو لیلۃ الجائزہ کہا جاتا ہے یعنی انعام والی رات اور اس رات کی بے حد فضیلت ہے۔ اس رات کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی مزدور مزدوری کرے اور جب مالک مزدور کی مزدوری سے خوش ہو کر اس کو انعام و اکرام دینے کے لئے بلائے تو بجائے وہ مالک کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے بھاگ جائے تو وہ انعام حاصل نہ کر پائے گا۔

حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

رمضان کی آخری رات کو امت کی بخشش کی جاتی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کیا وہ شبِ قدر ہے۔ فرمایا کہ نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو محنت کا حق دیا جاتا ہے (احمد)۔

اس لئے اس رات عبادت اور ذکر و اذکار کی فضیلت بہت زیادہ ہے اور اس رات اور دن میں اللہ سبحانہ تقدس کی طرف سے خصوصی انعام و اکرام کی بارشیں ہوتی ہیں۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

جس نے عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں میں قیام کیا تو اس دن (روزِ محشر) اس کا دل نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مرجائیں گے (ابنِ ماجہ)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں اور دسویں راتوں کو اور عید الفطر کی رات اور 15 شعبان یعنی شبِ برأت کو (بہارِ شریعت)۔

اس عید الفطر کی رات اور دن میں اللہ سبحانہ تقدس اس قدر انعام واکرام فرماتا ہے کہ شیطان فکر مند ہو جاتا ہے۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی عید کی رات آتی ہے تو شیطان چلا چلا کر روتا ہے، اس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں آقا آپ کیوں غضبناک اور اداس ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے افسوس اللہ سبحانہ تقدس نے آج کے دن اور رات میں امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بخش دیا لہٰذا تم انہیں لذتوں اور خواہشات نفسانی میں مشغول کر دو (مکاشفۃ القلوب)۔

اس بخشش اور کرم کا ذکر حدیثِ پاک میں ان الفاظ میں آیا ہے کہ

جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں پر فرشتوں سے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جس نے اپنا کام پورا کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پورا اجر دیا جائے تو اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے کہ میرے بندوں نے میرے اس فریضہ کو جوان کے ذمہ لازم تھا ادا کر دیا ہے۔ پھر وہ (عیدگاہ کی طرف) نکلے دعا کے لئے پکارتے ہوئے۔ اور مجھے اپنے عزت وجلال اور کرم اور بلندی اور بلند مرتبہ کی قسم میں ان کی دعا کو قبول کروں گا۔ پس اللہ سبحانہ تقدس فرماتا ہے اے میرے بندو! لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دیں۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ ان کی بخشش ہو جاتی ہے (مشکوٰۃ)۔

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جب عید الفطر کی مبارک رات آتی ہے تو اسے لیلۃ الجائزہ یعنی انعام والی رات کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتا ہے۔ چنانچہ وہ فرشتے زمین پر تشریف لاکر سب گلیوں اور راہوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس طرح ندا دیتے ہیں کہ اے امتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اس رب کی بارگاہ میں چلو جو بہت ہی زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑا گناہ معاف فرمانے والا ہے۔ تو اللہ سبحانہ تقدس اپنے بندوں سے مخاطب ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مانگو کیا مانگتے ہو؟ میری عزت وجلال کی قسم آج کے روز اس (نماز عید کے) اجتماع میں آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے میں پورا کروں گا اور جو کچھ دنیا کے بارے میں مانگو گے اس میں تمہاری بھلائی کی طرف نظر فرماؤں گا (جیسے بہتر ہو گا ویسے عطا فرماؤں گا) میری عزت کی قسم جب تک تم میرا لحاظ رکھو گے میں بھی تمہارا لحاظ رکھوں گا اور تمہاری خطاؤں پر پردہ پوشی کروں گا۔ میری عزت وجلال کی قسم میں تمہیں حد سے بڑھنے والوں (مجرموں) کے ساتھ رسوا نہ کروں گا۔ پس اپنے گھروں کی طرف مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کر دیا میں بھی تم سے راضی ہو گیا (الترغیب والترھیب)۔

عید کے دن کی سنتیں

(1) صبح کی نماز اپنے محلے کی مسجد میں پڑھنا۔ (2) غسل کرنا۔ (3) مسواک کرنا۔ (4) خوشبو لگانا۔ (5) نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا۔ (6) خاص عید گاہ کو پیدل جانا (مجبوری ہو تو سواری پر بھی جا سکتے ہیں)۔ (7) عید گاہ سے واپسی پر راستہ بدل کر آنا۔ (8) عید گاہ جاتے ہوئے گھر سے عید گاہ تک آہستہ آواز میں تکبیر پڑھنا اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ۔ (9) فطرانہ عید کی نماز سے

سے پہلے ادا کرنا۔ (10) عید کی نماز سے پہلے میٹھی چیز کھانا۔ (11) خطبہ سننا۔

فطرانہ

حدیثِ پاک میں ہے کہ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے گلی کوچوں میں اعلان کرادے کہ صدقہ فطر واجب ہے (ترمذی)۔

ایک اور حدیثِ پاک میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک کہ صدقہ فطر ادا نہ کرے (بہارِ شریعت)۔

فطرانہ ادا کرنا واجب ہے یعنی اس سے مراد سوا دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت کسی غریب کو دینا ہے۔ گھر کے سربراہ پر گھر کے تمام افراد کا فطرانہ دینا لازم ہے خواہ ایک دن کا بچہ ہی کیوں نہ ہو یعنی گھر کے جتنے بھی افراد ہوں گے ان کی طرف سے الگ الگ فطرانہ ادا کرنا ہوگا۔

عید پڑھنے کا طریقہ

عید کی نماز دو رکعت پر مشتمل ہوتی ہے اور اس میں چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں۔ اس کی نیت اس طرح ہے ''دو رکعت نماز عید الفطر واجب زائد چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے منہ کعبہ شریف کی طرف۔ پھر امام تکبیر تحریمہ ''اللہ اکبر'' کہے گا اور اس کے بعد ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھی جائے گی۔ پھر امام تین زائد تکبیریں کہے گا، دو تکبیروں پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دینے ہیں جبکہ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لینے ہیں۔ اس کے بعد قرأت ہوگی یعنی سورۃ

فاتحہ اور کوئی سورت تلاوت کی جائے گی۔اس کے بعد امام ''اللہ اکبر'' کہہ کر رکوع میں چلا جائے گا۔ پھر قیام اور سجدوں کے بعد دوسری رکعت میں امام پہلے قرأت یعنی سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے گا اور اس کے بعد امام تین زائد تکبیریں کہے گا۔تینوں تکبیروں پر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دینے ہیں۔ چوتھی تکبیر پر رکوع میں چلے جانا ہے اور باقی نماز پوری کرنی ہے۔نماز کے بعد امام خطبہ تلاوت کرے گا جس کو سننا سنت ہے۔

عید کے نوافل

1 حدیثِ پاک میں ہے کہ جو مسلمان شوال کی پہلی رات میں یا دن میں نماز عید کے بعد چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند کر دے گا اور اتنی دیر تک یہ نہیں مرے گا جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے۔

2 ایک دوسری روایت میں ہے کہ ماہِ شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر ستر دفعہ سبحان اللہ اور ستر دفعہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

تو اللہ سبحانہ تقدس اس کے واسطے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دے گا اور اس کے لئے جنت میں ایک بڑا مکان بنائے گا کہ اس سے بڑا مکان جنت میں کسی کا نہ ہوگا اور اللہ سبحانہ تقدس اس کی ستر حاجتیں دنیا میں پوری فرمائے گا۔

شوال کے روزے

رمضان کے بعد شوال کے مہینے میں عید کے دن کے علاوہ چھ روزے رکھنے کی بے انتہا فضیلت ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور چھ روزے ساتھ شوال کے بھی رکھے اس کو سال بھر کے روزوں کا ثواب عطا فرمایا جاتا ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا، جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ

جو بعد رمضان کے چھ روزے شوال کے رکھے گا گویا اس نے تمام سال کے روزے رکھے اور اسے جنگ بدر کے شہیدوں میں سے چالیس شہیدوں کا ثواب ملے گا (رکنِ دین)۔

ایک دوسری حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

جو کوئی شوال کے چھ روزے رکھے گا اللہ سبحانہ تقدس اس کے نامہ اعمال میں تمام امتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ثواب لکھتا ہے اور وہ جنت میں امیر المومنین حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جگہ پائے گا (رکنِ دین)۔ ایک اور جگہ ارشادِ پاک ہے کہ

جس آدمی نے رمضان کے روزے رکھے اور چھ روزے ساتھ شوال کے ملائے اس نے گویا ساری عمر کے روزے رکھے (مشکوٰۃ)۔

یعنی جو مسلسل ہر سال رمضان کے روزوں کے ساتھ شوال کے چھ روزے رکھے تو ایسے ہی ہے جیسے پوری عمر کے روزے رکھے۔ اس لئے کوشش یہ کرنی چاہیے کہ ذرا سی ہمت کر کے یہ چھ روزے بھی رکھ لیں اور سال بھر کے روزوں کا ثواب پائیں۔ یہ روزے عید کے بعد اگلے روز سے شروع کر سکتے ہیں کیونکہ عید کے دن روزہ رکھنا سخت منع ہے۔ اکھٹے چھ بھی رکھ

www.HaqWaliSarkar.com

سکتے ہیں اور وقفے وقفے سے بھی رکھ سکتے ہیں، بہرحال پورے ماہ میں چھ روزے پورے کر لیں ثواب ملے گا۔

ضروری بات

عید ایک ایسا دن ہے کہ جس کا ہر چھوٹے بڑے کو بڑے ذوق وشوق سے انتظار ہوتا ہے اور ہر کوئی اس کا اہتمام کرتا ہے۔ مگر ہم لوگ درحقیقت عید کے مقصد اور منانے کے طریقے کو بالکل بھول چکے ہیں بلکہ بے علمی اور ماحول کی وجہ سے ہماری نئی نسلوں کا تو یہ عالم ہو چکا ہے کہ اگر انہیں بتایا جائے کہ عید اس لئے نہیں کہ تم لوگ سارا مہینہ رمضان شریف میں روزے رکھنے اور عبادت کرنے کے بعد یک دم چاند نظر آتے ہی شیطانی کاموں پر یوں ٹوٹ پڑو جیسے کئی دنوں کا بھوکا کھانے پر ٹوٹ پڑتا ہے تو وہ بہت عجیب انداز میں یہ جواب دیتے ہیں کہ لو جی اب ہم عید کے دن بھی مزے نہ کریں۔ اکثر لوگوں اور خاص طور پر نئی نسل کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ شاید عید بھرپور طریقے سے بازاروں میں خریداریاں کرنے اور گانے وغیرہ سننے اور بے حیائی کے کاموں کے لئے ہے۔ ہمارے اکثر دین دار نمازی حضرات بھی ان کے حامی نظر آتے ہیں۔

ادھر عید کے چاند کا اعلان ہوتا ہے ادھر سب لوگ ایسے دنیاوی کاموں کی طرف بھاگتے ہیں جیسے پرندہ آزاد ہو گیا ہو۔ بازاروں میں اس قدر رونق اور ذوق وشوق نظر آتا ہے جتنا پورا رمضان بھی مسجدوں میں دکھائی نہیں دیتا۔ لڑکیاں لڑکے بے حیاء لباس پہن کر اور خوب سج دھج کر خوشبو لگا کر بازاروں میں نظر آتے ہیں اور عید کے دن بھی یہی عالم رہتا ہے۔ ہمارے وہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ شاید خوشی کے موقعوں پر نماز معاف ہے حالانکہ عید کی رات اور دن اللہ سبحانہ تقدس کی خاص رحمتوں اور بخششوں کی گھڑیاں ہیں۔

جب عید کا چاند نظر آتا ہے تو اس رات کو لیلۃ الجائزہ یعنی انعام والی رات کہا جاتا ہے۔ اس رات اللہ سبحانہ تقدس روزے دار کو پکارتا ہے کہ آؤ مجھ سے انعام لے لو مگر روزے دار، اعتکاف کرنے والے اور تلاوت کرنے والے سب دنیاوی کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور کوئی بھی رب کی اس پکار کی طرف توجہ نہیں کرتا اور یوں ہم اس انعام واکرام سے محروم رہ جاتے ہیں جو ہمیں رمضان میں روزے اور عبادات کے بدلے میں عطا کئے جانے تھے۔ جیسے ایک مزدور سارا دن مزدوری کرے اور جب شام کو مالک خوش ہو کر انعام دینے کے لئے بلائے تو مزدور مالک کے پاس نہ جائے تو وہ انعام حاصل نہ کر سکے گا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ اس رات میں مزید زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کی طرف متوجہ ہوں۔ مزید زیادہ استغفار کرنی چاہیے کہ رمضان شریف میں جو گناہ صادر ہو گئے اس کی معافی مل جائے اور انعام واکرام بھی حاصل ہو جائیں۔ حدیث پاک کے مطابق جو عید الفطر کی رات عبادت کرے گا اللہ سبحانہ تقدس روزِ قیامت اس کو بے حد انعام واکرام عطا فرمائے گا اور اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔ مگر شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ بندے کو گمراہ کر دے اور وہ عید کی رات آزاد ہوتے ہی اپنے کارندوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کو نفسانی خواہشات میں مشغول کر دو اور یوں وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں کہ اکثر لوگ شیطانی اور فضول کاموں میں مشغول نظر آتے ہیں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ ڈاکو اور چور وہاں جانے کی زیادہ کوشش کرتے ہیں جہاں پر بڑی رقم ہو کہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں نے ہزار چوریاں بھی کیں تو اتنی رقم حاصل نہیں کر سکوں گا جتنی فلاں جگہ ایک چوری کرنے سے حاصل ہو جائے گی۔ اسی طرح شیطان ہمارے انہی اعمال اور لمحات کو برباد کرنے کی کوشش سب سے زیادہ کرتا ہے اور فکر میں زیادہ مشغول نظر آتا ہے جن پر اور جس وقت اللہ سبحانہ تقدس کے خاص انعام واکرام اور بخشش حاصل ہوتی ہے۔ عبادت میں دیکھیں تو سب سے افضل نماز ہے اور اس میں فضول اور ادھر ادھر کے

خیالات زیادہ آتے ہیں کیونکہ شیطان اس کو ضائع کرنے کی کوشش زیادہ کرتا ہے۔ اسی طرح دو وقت خاص ہوتے ہیں ایک غمی کا اور ایک خوشی کا کہ اللہ سبحانہ تقدس خاص طور پر ان اوقات میں دیکھتا ہے کہ میرا بندہ کیا کرتا ہے۔ مومن غم آنے پر شکوہ شکایت کی بجائے صبر کرتا ہے اور صابرین میں شامل ہو جاتا ہے۔ خوشی آنے پر اللہ سبحانہ تقدس کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتا ہے اور رب کا ذکر کرتا ہے نہ کہ رب سے غافل ہو کر بے حیائی اور فضول کاموں میں مشغول ہوتا ہے اور یوں رب کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے کہ اس نے خوشی اور غمی میں اللہ سبحانہ تقدس کو یاد رکھا۔ اب شیطان انہی دو لمحوں میں بندہ کو غافل کر کے رب کی نافرمانی پر بھرپور طریقے سے اکسانے کی کوشش کرتا ہے۔ جب غم پریشانی اور تکلیفیں آتی ہیں تو بندہ کو شکوہ شکایت اور ناشکری پر اکساتا ہے اور بعض لوگ تو کفریہ کلمات بھی ادا کرنے لگتے ہیں اور جب خوشی آتی ہے تو بندے کو یہ تسلی دے کر کہ آج تو خوشی کا دن ہے آج ناچ گانا، بے حیائی، فیشن، بے پردگی اور بیہودہ کلام سب کچھ جائز ہے بلکہ آج اگر نماز بھی نہ پڑھی تو خیر ہے۔ کیا آج کے دن بھی اسلام کے احکامات کی پابندی کی جائے؟ بس شیطان دونوں لمحوں میں ہمیں بہکا دیتا ہے اور یوں ہم اپنے رب کو ناراض کر دیتے ہیں۔

اسی طرح خاص دنوں میں دیکھیں کہ شیطان انہی دنوں میں انسان کو فضول کاموں کی طرف زیادہ مائل کرتا ہے۔ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں عبادت اگر خلوصِ نیت سے توبہ کرتے ہوئے کی جائے تو رب کے فضل سے بخشش ہو جاتی ہے۔

حدیثِ پاک میں ارشادِ مبارکہ ہے کہ

جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

آٹھویں، نویں اور دسویں ذی الحجہ، عید الفطر اور پندرہ شعبان یعنی شب برأت۔

پس عید تو حقیقت میں اس کی ہے جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے، عبادت کی

اور عید کی رات اور دن بھی اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر رہا یعنی اللہ سبحانہ تقدس کے احکامات اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت مبارکہ کے مطابق عید گزاری۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لوگ عید کے دن حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ دروازہ بند کر کے زار وقطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر عرض کیا کہ آج تو خوشی منانے کا دن ہے تو یہ خوشی کی جگہ رونا کیسا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ دن عید کا بھی ہے اور وعید کا بھی ہے۔ آج جس کے نماز روزے قبول ہو گئے تو اس کیلئے عید ہے اور جس کے قبول نہ ہوئے اس کے لئے وعید کا دن ہے اور میں اس خوف سے رو رہا ہوں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی کے ہر خوشی کے موقع پر مثلاً عیدین میں، شادی بیاہ وغیرہ میں، دعوتوں میں اور ہر خوشی کی خبر یا چیز ملنے پر اپنے پروردگار کو بھولنا نہیں چاہیے بلکہ ان اوقات میں زیادہ سے زیادہ اللہ سبحانہ تقدس کو یاد رکھنا چاہیے اور اس کی حمد وثناء اور ذکر وشکر کرنا چاہیے اور اس کے احکامات پر عمل کرنا نہ چھوڑیں۔ جو خوشی کے موقع پر اللہ سبحانہ تقدس کو یاد نہیں کرتا اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں کہ حدیثِ پاک کے مطابق جو شخص خوشی کے موقعوں پر اللہ سبحانہ تقدس کا شکر اور ذکر نہیں کرتا تو پھر جب وہ شخص دکھ، غم یا مصیبت میں دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ دیکھو کتنی غیر مانوس آواز ہے اور جو خوشی کے موقع پر اللہ سبحانہ تقدس کا شکر اور کثرت سے ذکر کرتا ہے اور اپنے رب کو نہیں بھولتا تو جب وہ دکھ، غم یا مصیبت میں اللہ سبحانہ تقدس سے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ دیکھو کتنی مانوس آواز ہے اور ایک حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ اللہ سبحانہ تقدس مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا (شکر اور ذکر) کیا کرے (ترمذی)۔

اللہ سبحانہ تقدس ہمیں عید کی رات اور دن فضول اور بے حیائی کے کاموں سے محفوظ فرمائے اور ہماری مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

مختصر تعارف

پیرجن وبشر، غوثِ زماں

حضرت خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی ولی اللہ تھے اور بچپن ہی سے درویشانہ طبیعت کے مالک تھے اور صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دین کی طرف گہرا رجحان رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ، چادریہ میں غوث الاغیاث حضرت سیّد ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ (ملتان شریف) کے دستِ اقدس پر بیعت تھے اور اُن کے محبوب اور مراد تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ سبحانہ تقدس، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مرشد پاک کی بے حد محبوبیت اور عنایات حاصل تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کے امام اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق ومحبوب اور وقت کے غوث ہیں جس کی بشارت بے شمار لوگوں کو بزرگانِ دین اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے خواب اور مشاہدہ کے ذریعے ہو چکی ہے۔ مجھے بھی ایک مرتبہ خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

’’آپ کے مرشد (خواجہ جی حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ) کو غوث ہم نے بنایا ہے اور وہ ہمارے عاشق اور محبوب ہیں اور جو بھی خواجہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) سے محبت رکھتا ہے ہماری اس پر خاص توجہ اور نظر رہتی ہے۔‘‘

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاق اتنا اعلیٰ تھا کہ زندگی بھر کبھی بھی اپنی ذات کے لیے غصہ نہ فرمایا بلکہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تکلیف یا اذیت بھی دیتا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے لیے بھی دعا فرماتے اور ہر رات سونے سے پہلے سب کو معاف فرما کر سوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اخلاق اس چیز کا

نام نہیں کہ صرف اچھا رویہ وسلوک رکھنے والے کے ساتھ ہی اچھا سلوک کیا جائے بلکہ اخلاق تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اور اپنے مخالف کے لیے بھی دعا کی جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا توکل ایسا تھا کہ جو مال بھی آتا وہ رات سونے سے قبل ہی ضرورت مندوں اور غریبوں میں تقسیم فرما دیتے اور جیب خالی کر کے سوتے اور کل کے لیے جمع نہ فرماتے اور بیس سال تک آپ کا یہی معمول رہا کہ ایک روپیہ سے زیادہ رقم کبھی بھی رات سوتے وقت آپ کی جیب میں نہ ہوتی تھی لیکن جب سلسلہ عالیہ شروع ہوا تو تب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت ہوئی کہ لنگر شریف اور دین کے کاموں کے لیے اکٹھی کی گئی رقم آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بالکل سادہ ترین تھی اور ہر چیز میں سادگی پسند فرماتے، مخلوقِ خدا کی خدمت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاص وصف تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی مخلوقِ الٰہی کی خدمت میں گزار دی اور فرماتے تھے کہ عبادت سے جنت ملتی ہے اور خدمت سے اللہ سبحانہ تقدس کا قرب ملتا ہے۔ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، شریعت کی پابندی اور معرفت کی بلندیاں حاصل کرنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس ایک ایسا مینارہ تھی کہ جو نہ صرف مریدین بلکہ پیر صاحبان کے لیے بھی راہِ ہدایت تھی۔ معرفت وتصوف میں اعلیٰ ترین مقامات پانے کے ساتھ ساتھ سنت اور شریعت کی پابندی بھی بے حد سختی سے فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو فیض شریعت کی پابندی کے بغیر حاصل ہو وہ کامل اور پسندیدہ نہیں ہے بلکہ فرماتے کہ اگر کوئی شخص آپ کو کرامات بھی دکھائے مگر وہ شریعت کے خلاف چلتا ہو تو اس کی صحبت سے بھی بچنا چاہیے۔ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواجہ جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں آپ (رحمۃ اللہ علیہ) سے بہت محبت ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) ہماری سنت (مبارکہ) پر بہت زیادہ عمل کرنے والے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ دین کی تبلیغ کو زندگی کا سب سے اہم ترین کام سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ دین کی تبلیغ تمام اعمال کی ماں ہے اور اگر اس عمل پر پابندی نہ ہوگی تو لوگوں میں باقی اعمال پر سے پابندی ختم ہوتی جائے گی اور اس بات کی بے حد تلقین فرماتے کہ زندگی کا سب سے اہم اور سب سے اول مقصد دین کی تبلیغ اور اشاعت ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض و کرامات اور کردار و تبلیغ سے ہزاروں لوگ گناہوں کی زندگی سے توبہ کر کے نیکی کی راہ پر گامزن ہوئے اور دن رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ سے فیض یاب ہوتے رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ 26 شوال 1418ھ بمطابق 24 فروری 1998ء کو صبح صادق کے وقت نمازِ تہجد ادا فرمانے کے بعد ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس موہلنوال شریف مین ملتان روڈ لاہور (23 کلومیٹر) پر واقع ہے جو کہ مزارِ پُرانوار خواجہ جی سرکار اور حق ولی دربار کے نام سے مشہور ہے۔ آج بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربارِ اقدس سے روحانی اور دنیاوی فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔

حضور خواجہ جی حق ولی سرکار کے فرموداتِ عالیہ

1 امام الانبیاء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہونا بہت ہی اُونچا مقام ہے اور جس نے یہ بات سمجھ لی تو وہ خوش قسمت ہے اور جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی ہونے کی قدر نہ کی تو وہ بدقسمت ہے۔ 2 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ 3 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اُمتیوں پر واجب ہے کہ وہ پوری دنیا کے انسانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ عالی سے روشناس کروائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے آگاہ کریں کیونکہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و تعلق نہیں رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا

ہو۔ 4 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے ادبی نہ اللہ سبحانہ تقدس کو پسند ہے نہ مسلمانوں کو۔ بلا شبہ انسانوں میں افضل و اکمل ترین شخصیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے اور کامیاب شخص وہ ہے جس نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک سے رہنمائی حاصل کی۔ 5 ہر مسلمان سے اس نسبت سے محبت کریں کہ بطورِ اُمتی اس مسلمان کا تعلق حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے۔ 6 آج کے دور میں سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کشتی نوح ہے۔ خود بھی اس میں سوار ہو جاؤ اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کر لو۔ 7 حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت، عظمت اور احترام کے لیے دلیل مانگنا یا اعتراضاً مسئلہ پوچھنا غلط ہے اور اس سے انسان کا ایمان ماند پڑ جاتا ہے۔ 8 حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کے فضائل اللہ سبحانہ تقدس نے قرآنِ پاک میں بیان فرمائے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کی تصدیق فرمائی کہ تمام خلائق میں انبیاء کرام کے بعد ہر لحاظ سے سب سے افضل اور سب سے اعلیٰ شخصیت حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ زندگی میں بھی سب سے قریبی ساتھی تھے، قبر شریف میں بھی سب سے قریب ہیں اور آخرت میں بھی سب سے قریبی ساتھی ہوں گے۔ 9 سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ میں دوسرے سلاسل سے دو چیزیں مختلف ہیں۔ ایک یہ کہ شریعت کی پاسداری اور پابندی ضروری ہے، دوسرا یہ کہ مرشد سے فیض اس طریقے سے حاصل ہوتا ہے جس طرح حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کیا یعنی قربت اور تعلق سے۔ 10 سب سے زیادہ قربت اور محبت والا سلسلہ ''سلسلہ صدیقیہ، نقشبندیہ'' ہے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی اسی سلسلہ میں ہوں گے۔ 11 حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا باطنی فیض بھی مکمل طور پر موجود ہے۔ 12 حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے انتہا قربت کی وجہ سے جو بات سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ میں ہے وہ اور کسی سلسلہ عالیہ میں نہیں ہے۔

حق اللہ
المدد یا حق اللہ ھو
وھو علی کل شیءٍ قدیر
نعرۂ تکبیر
اللہ اکبر
فبای الاء ربکما تکذبن
المدد یا حق اللہ ھو
سچ اللہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝
حق الجبار حق
سچ الجبار سچ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝
حق القہار حق
سچ القہار سچ
اللہ ھو
نور السموات والارض
الباقی
الحی
مالک الملک
الجبار
القدوس
الحق
القابض
الخالق
المتکبر
القادر
القیوم
ذوالجلال والاکرام
القہار
الجلیل
العظیم
الصمد
الفتاح
الکبیر
حق ولی
منجانب
حق ولی دربار لاہور
حق خواجہ سچ خواجہ
غوثِ زماں خواجہ جی حق ولی سرکار
حق خواجہ سچ خواجہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصّٰلِحِیْن

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

تنظیم حُرمتِ اولیاء

بانی تنظیم

نعرۂ خواجگیہ — حق خواجہ

غوثِ زماں، پیرِ جن وبشر، خواجۂ خواجگان، محبوبِ مصطفیٰ

حضرت غوث خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

میرے خواجہ کا در ہے شاہانہ
فیض پاتا ہے سارا زمانہ

تنظیم حرمتِ اولیاء کا پیغام
یاالٰہی دنیا میں ہوجائے اب عام

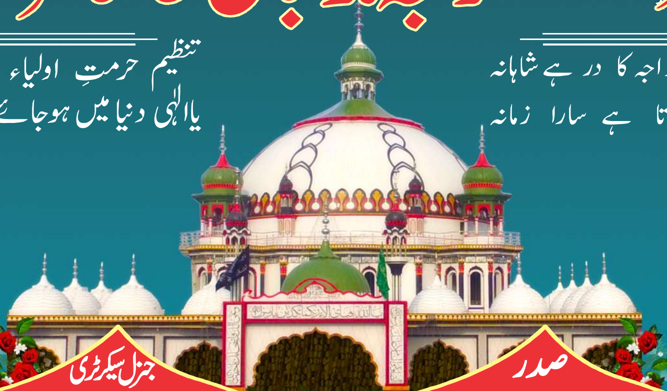

صدر
خادم دربارِ عالیہ و خادم یارانِ طریقت
صاحبزادہ رب نواز چادری خواجگی

جنرل سیکرٹری
خادم دربارِ عالیہ و خادم یارانِ طریقت
صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

تنظیم کے اغراض ومقاصد

(1) تعلیمِ قرآن اور اتباعِ سُنت کی ترغیب دینا۔ (2) اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے باطنی فیض کے ذریعے تبلیغِ اسلام۔ (3) اولیاء کرام کے خلاف بدنیتی سے پھیلائے ہوئے پراپیگنڈہ کا جواب۔ (4) فرقہ پرستی، علاقائی، نسلی اور لسانی تعصّبات کو ختم کرنا۔ (5) دینی تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور اتحاد بین المسلمین۔ (6) اولیاء کرام کی تعلیمات کی اشاعت۔

مرکزی دفتر: حق ولی دربار، موہلنوال مین ملتان روڈ (23 کلومیٹر) لاہور، پاکستان۔

Web Site: www.HaqWaliSarkar.com
Youtube Channel: HaqWaliSarkarOfficial